‘بلال (Bilal) کی کہانی’ (نوجوان بالغ مرد نگہداشت کنندہ)

میرا نام بلال ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک نوجوان بالغ نگہداشت کنندہ کی زندگی کیسی ہوتی ہے۔ SATTA مطالعے میں شامل ہونے کی میری بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں بطور نگہداشت کنندہ، آپ کو اپنی زندگی کی حقیقت بتا سکوں۔ SATTA پراجیکٹ کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جنوبی ایشیائی نوجوان بالغ نگہداشت کنندگان ابتدائی دورِ بلوغت میں قدم رکھتے وقت (آغاز کرتے وقت) کس طرح کے تجربات سے گزرتے ہیں۔

میری عمر 20 سال ہے اور میں ایک بنگلہ دیشی مسلمان خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، اور میں ہفتے میں تقریباً 35 گھنٹے اپنے والد کی نگہداشت میں صرف کرتا ہوں۔ میں کالج میں بھی مصروف رہتا ہوں۔ مجھے فٹ رہنا اچھا لگتا ہے، اسی لیے دوڑنا اور جم جانا میری پسندیدہ سرگرمیاں ہیں۔ جب وقت ملتا ہے تو میں دوستوں کے ساتھ میل جول بھی کرتا ہوں۔

بطور نگہداشت کنندہ، میرا کردار یہ ہے کہ گھر کو بہتر طریقے سے سنبھالا جائے اور والد کی دیکھ بھال کی جائے۔ میں اس بات کا خیال رکھتا ہوں کہ بل وقت پر ادا ہوں اور گھر کا سودا سلف لے آؤں، جبکہ کھانا پکانے کی مکمل ذمہ داری میری والدہ کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے کھانا پکانے کا کوئی تجربہ نہیں۔ ہم سب مل کر اپنے خاندان کو خوش اور صحت مند رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگرچہ میرے ذمے کئی ذمہ داریاں ہیں، لیکن میں اپنے نگہداشت کے کردار کو مذہبی فریضہ سمجھتا ہوں۔ والدین کی خدمت کرنے پر مسلمان کو اجر ملتا ہے اور یہ واقعی ایک نعمت ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں ایک نیک اور کامیاب بیٹا بنوں اور باعزت زندگی گزاروں۔ مستقبل میں میرا ارادہ ہے کہ شادی کروں اور امید ہے کہ میری بیوی بھی والد کی نگہداشت میں میرا ساتھ دے گی۔

ہر چیز کے لیے وقت نکالنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ والدین اور برطانیہ کی ثقافت کے درمیان زبان کی رکاوٹ کی وجہ سے مجھے اپنے والد کے NHS اپائنٹمنٹس پر مترجم کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔

اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے منظم کرنے کے لیے، میں نے نوجوان بالغ نگہداشت کنندگان کی سروس کے ساتھ ایک عبوری تشخیص مکمل کی اور انہوں نے مجھے معاونت تک رسائی دلائی، جس میں فلاح و بہبود کی معاونت بھی شامل ہے۔ اس مدد نے مجھے تعلیم اور نگہداشت کی ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرنے میں سہارا دیا۔ اگر مجھے کوئی مسئلہ پیش آتا، جیسے والد کو اپائنٹمنٹس پر لے جانے کی وجہ سے کلاسز مس ہو جانا، تو میں کلیدی کارکن سے رابطہ کرتا ہوں، وہ مجھ سے ملاقات کرتے ہیں اور ہم آئندہ کے لائحہ عمل پر گفتگو کرتے ہیں۔ اب تک یہ معاونت بہت شاندار رہی ہے، جس نے مجھے والد اور خاندان کی نگہداشت کے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھنے میں مدد دی ہے۔

میرے کالج کے استاد نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر مجھے اپنے خاندان کے لیے موجود رہنا پڑے، تو وہ میری غیر حاضری کو اس شرط پر منظور کر لیں گے کہ میرے پاس ثبوت ہو، اور وہ میری معاونت کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ میرے ساتھ ایسے بھروسہ مند لوگ ہیں جو میری زندگی کو آگے بڑھانے میں مددگار ہیں، تو مجھے یقین آتا ہے کہ میں بھی دوسروں کی طرح کامیاب ہو سکتا ہوں۔

میرا ماننا ہے کہ نوجوان بالغ نگہداشت کنندگان کی سروس کے عملے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ہماری ضروریات اور جنوبی ایشیائی ثقافت کو سمجھیں۔ مثال کے طور پر، جنوبی ایشیائی گھرانے میں لڑکی ہونے کی وجہ سے بعض کام ممکن نہیں ہوتے، جیسے والدین کی اجازت کے بغیر باہر جانا یا کسی ایسے مرد کے ساتھ جانا جو خاندان کا حصہ نہ ہو۔ ان باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے، مثلاً خاندان سے ملاقات کر کے سروس کا تعارف کروایا جائے اور اس بارے میں بات کی جائے کہ نوجوان کی معاونت کس طرح کی جا سکتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ میری کہانی سننے والے سب لوگ ایک اہم بات کو سمجھیں - کہ نوجوان بالغ نگہداشت کنندہ ہونا اور زندگی کی ذمہ داریوں کو سنبھالنا مشکل ہو سکتا ہے، مگر خوش قسمتی سے مجھے مدد مل گئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں اکیلا نہیں ہوں، اور میرے جیسے دوسرے لوگ بھی اسی طرح کی معاونت حاصل کر سکتے ہیں۔ اوپن یونیورسٹی (Open University) میں ہونے والی SATTA تحقیق اس لیے آگاہی پھیلا رہی ہے تاکہ ہمیں وہ معاونت مل سکے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

میری کہانی سننے کے لیے شکریہ۔